وضو و غسل میں انگلیوں کے خلال کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا وضو اور غسل میں انگلیوں کا خلال کرنا واجب ہے؟ اگر نہیں تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وضو اور غسل میں خلال کرنا فی نفسہ فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، لیکن اگر خلال کیے بغیر انگلیوں کے درمیان والی جگہوں میں پانی نہ پہنچتا ہو تو خلال کر کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان والی جگہ تک پانی پہنچانا فرض وضروری ہے، کیوں کہ وضو میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا اور غسل میں پورے جسم کے ظاہری حصہ پر پانی بہانا فرض ہے، اور اس میں انگلیوں کے درمیان والی جگہ بھی داخل ہے۔ لہذا اگر انگلیوں کے درمیان والی جگہوں میں پانی پہنچ گیا تھا پھر خلال نہیں کیا تو وضو اور غسل ہوجائے گا، البتہ! سنت کا ترک ہوگا، لیکن اگر انگلیوں کے درمیان والی جگہوں میں پانی نہ پہنچا اور نہ اس نے خلال وغیرہ کے ذریعے پانی پہنچایا تو وضو اور غسل ہی مکمل نہیں ہوں گے۔

غنیۃ المتملی میں ہے "وتخليل الاصابع سنة ايضاًفي اليدين والرجلين "ترجمہ: ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔ (غنیۃ المتملی، صفحہ 25، مطبوعہ: درسعادت)

درمختار میں وضو کی سنتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا: "تخليل الاصابع اليدين بالتشبيک والرجلين بخنصره يده اليسرى بادئا بخنصر رجله اليمنى وهذا بعد دخول الماء خلالها فلو منضمة فرض "ترجمہ: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال تشبیک کے ساتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کے ساتھ ہے، سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے ابتدا کرتے ہوئے، سنت ہے اور یہ سنت ہے انگلیوں کے درمیان پانی داخل ہونے کے بعد ہے، پس اگر انگلیاں ملی ہوئی ہوں تو فرض ہے۔ (الدر المختار، جلد 1، صفحہ 256، 257، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرے، پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خِلال کیے پانی اُنگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خِلال ہو مثلاً گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ295، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

درمختار میں ہے "وسننه كسنن الوضوء سوى الترتيب و آدابه كآدابه سوى استقبال القبلة" یعنی: غسل کی سنتیں سوائے ترتیب کے اور آداب سوائے استقبال قبلہ کے وہی ہیں جو وضو کی سنتیں اور آداب ہیں۔

"كسنن الوضوء" کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں: "التخليل" یعنی: جیسے وضو میں خلال مستحب ہے، ویسے غسل میں بھی مستحب ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد1، صفحہ319، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "پانی ایسی بے احتیاطی سے بہاتے ہیں کہ بعض مواضع بالکل خشک رہ جاتے ہیں یا اُن تک کچھ اثر پہنچتا ہے تو وہی بھیگے ہاتھ کی تری۔ اُن کے خیال میں شاید پانی میں ایسی کرامت ہے کہ ہر کنج و گوشہ میں آپ دوڑ جائے کچھ احتیاط خاص کی حاجت نہیں، حالانکہ جسم ظاہر میں بہت موقع ایسے ہیں کہ وہاں ایک جسم کی سطح دوسرے جسم سے چھپ گئی ہے یا پانی کی گزرگاہ سے جدا واقع ہے کہ بے لحاظ خاص پانی اس پر بہنا ہر گز مظنون نہیں **اور حکم یہ ہے کہ اگر ذرہ بھر جگہ یا کسی بال کی نوک بھی پانی بہنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا اور نہ صرف غسل بلکہ وضو میں بھی ایسی ہی بے احتیاطیاں کرتے ہیں** کہیں ایڑیوں پر پانی نہیں بہتا، کہیں کہنیوں پر کہیں ماتھے کے بالائی حصے پر، کہیں کانوں کے پاس کنپٹیوں پر۔ ہم نے اس بارہ میں ایک مستقل تحریر لکھی ہے اُس میں ان تمام مواضع کی تفصیل ہے جن کا لحاظ و خیال وضو و غسل میں ضرور ہے مردوں اور عورتوں کی تفریق اور طریقہ احتیاط کی تحقیق کے ساتھ ایسی سلیس و روشن بیان سے مذکور ہے جسے بعونہ تعالیٰ ہر جاہل بچہ، عورت سمجھ سکے، یہاں اجمالاً ان کا شمار کئے دیتے ہیں۔۔۔ **(10) ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں۔۔۔ (18) پاؤں کی آٹھوں گھائیں۔**" (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ2، صفحہ597 تا599، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4073

تاریخ اجراء: 05صفر المظفر1447ھ/31جولائی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net